سوال

(160) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا اثر ہو گیا تھا چنانچہ بخاری شریف مصری باب السحر جلد ۴ صفحہ ۱۵ مسلم شریف باب السحر ۲ صف ۲۲۱ اور نیل الاوطار مصری باب جاء فی حدالساحر جلد ۷ ص ۱۴۷، میں مفصل احادیث مسطور ہیں۔

بکر کہتا ہے کہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لیے یہ بھی گھڑ لیا گیا ہے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی یہودن نے سحر کیا تھا اور آپ نعوذ باللہ مسحور ہو گئے تھے۔ العیاذ باللہ پیغمبر علیہ السلام پر سحر کا عمل ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسحور ہو جائیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

(۱)۔ زید اور بکر میں کون حق پر ہے؟

(۲)۔ کیا اس کو انکارِ حدیث کہہ سکتے ہیں جب کہ بکر کو حدیث بھی دکھائی گئی ہو اور وہ تسلیم نہ کرے۔

(۳)۔ اس کے ساتھ اقتداء بالصلوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

(۴)۔ اس کے اس رسالہ کے پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے جس میں اس نے اسی موضوع پر بحث کی ہو چنانچہ خط کشیدہ عبارت اس کے رسالہ مذکورہ کی ہے۔

(۵)۔ اِن تَتَّبِعُونَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (بنی اسرائیل)

اس کا کیا جواب ہے؟ بینوا بالدلیل توجروا عنداللہ الجلیل۔ (المستفتی: قاضی محمد نواز ساکن واجل ضلع ڈیرہ غازیخاں (پنجاب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ بخاری کی حدیث سے انکار کرتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ آیت ہے:

اِن تَتَّبِعُونَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (بنی اسرائیل)

''یعنی کفار کہتے ہیں تم نہیں اتباع کرتے مگر ایک جادو کیے گئے کی۔''

آیت و حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کفار کی مراد مسحور سے دیوانہ ہے، جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو اور حدیث بخاری میں حافظہ پر اثر مراد ہے چنانچہ حدیث میں تصریح ہے :

«حتی انہ لیخیل الیہ انہ فعل الشئی و ما فعلہ»

''یعنی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور در حقیقت کیا نہ ہوتا۔''

ان الفاظ سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ جادو کا اثر حافظہ پر تھا عقل پر نہ تھا کیونکہ کام کرنے نہ کرنے کے متعلق یاد نہ رہنا یہ حافظہ کا کام ہے اور حافظہ اور عقل دو قوتیں الگ الگ ہیں دیکھئے بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عقل کم اور معمر ہو کر عقل بڑھ جاتی ہے اور حافظہ میں فرق آجاتا ہے۔ پس حافظہ پر اثر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عقل پر بھی اثر ہو۔

دوسری بات ان الفاظ سے یہ معلوم ہوئی کہ حافظہ پر اثر سے بھی یہ مراد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ قرآن مجید بھول گیا ہو اس طرح کا کوئی اور نقصان ہو گیا ہو بلکہ یہ صرف اس حد تک تھا کہ جزوی فعل میں کبھی بھول چوک ہو جاتی اور جزوی فعل میں بھول چوک معمولی بات ہے۔ مثلاً نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دفعہ رکعتیں بھول گئے اور فرمایا'' انسیٰ کما تنسون ''یعنی جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔''

بتلائیے! یہ بھولنا کوئی دین میں نقصان دہ تھا پس اگر جادو کے اثر سے عام بولنے کی نسبت کسی قدر زیادہ بھول چوک ہو جاتی ہو تو یہ بھی دین کے منافی نہیں' بلکہ بعض روایات میں اس جزوی فعل کی تعیین بھی آئی ہے۔ فتح الباری میں ہے۔

((قد قال بعض الناس ان المراد بالحدیث انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یخیل انہ وطئ زوجاتہ ولم یکن وطئن وہذا کثیراً یا یقع یخیلہ فی الانسان فی المنام فلا یبعد ان یخیل الیہ فی الیقظۃ قلت وہذا قل ورد صریحاً فی روایۃ ابن عیینۃ فی الباب الذی یلی ہذا ولفظہ حتی کان یری انہ یاتی النسآء ولا یاتیہن وفی روایۃ الحمیدی انہ یاتی اہلہ ولا یاتیہم۔)) (فتح الباری باب الجزء ۲۴، ص ۴۳۵)

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں مراد یہ ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس جانے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے اور ایسا خیال خواب میں بہت آتا ہے پس بیداری میں بھی کوئی بعید نہیں میں (صاحب فتح الباری) کہتا ہوں کہ جو کچھ بعض نے حدیث کی مراد بیان کی ہے یہ بعض روایتوں میں صریحاً آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے پاس آنے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے۔''

اور فتح الباری کے اسی صفحہ میں ہے!

((وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ابن سعد مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ عن النساء والطعام والشراب فہبط علیہ ملکان)) (الحدیث)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور عورتوں اور کھانے پینے سے روکے گئے پس آپ پر دو فرشتے اترے (جنہوں نے جادو کرنے والے کا نام اور جن اشیاء میں جادو کیا اور جہاں ان کو دفن کیا سب بتلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشیاء کو نکلوایا خدا نے شفا دے دی۔)

اور فتح الباری میں اس سے چند سطر پہلے ایک روایت کے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں :

''حتی کاد ینکر بصرہ''

''یعنی جادو کے اثر سے قریب تھا کہ آپ کی بصارت میں فرق آجائے۔''

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر ایسا ہی ہوا تھا جیسا بظاہری امراض سے بدن میں کمزوری آجاتی ہے اور اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اشیاء

وغیرہ بند ہوجاتی ہیں۔

رہا عقل اور سمجھ کا معاملہ اور وحی تبلیغ کا سلسلہ اس میں کوئی فرق نہیں آیا اسی لیے فرشتے اترے اور انہوں نے سب کچھ بتا دیا یہاں تک کہ خدا نے شفا دے دی، اگر وحی میں فرق پڑجاتا توفرشتے کس طرح اترتے ؟ پس واقعہ نبوت کے منافی نہیں بلکہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مزید تائید ہے۔

فتح الباری میں ہے :

((وقع فی مرسل عبدالرحمن بن کعب عند ابن سعد فقالت اخت لبید بن الاعصم ان یکون نبیا فسیخبر والافسیذہلہ ہذالسحر حتی یذہب عقلہ)) (فتح الباری : جزء ۲۴، ص ۴۳۵)

''عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لبید بن اعصم (یہودی جس نے جادو کیا تھا اس) کی بہن نے کہا اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو خدا کی طرف سے اطلاع مل جائے گی (کہ فلاں نے جادو کیا اور فلاں شئے میں کیا اور فلاں جگہ دفن کیا) اور اگر نبی نہ ہوا تو یہ جادو اس کی عقل کو نقصان پہنچائے گا، یہاں تک کہ اس کی عقل کو لے جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ وحی ائی اور فرشتے آئے، اور سب حال کھول کر بتلا دیا کہ فلاں شخص نے جادو کیا اور فلاں فلاں شئے میں کیا اور فلاں کنوئیں میں دفن کیا۔ چنانچہ بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے تو لبید بن اعصم کی بہن کے قول کے مطابق یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہوا اور یہ بالکل ایسا ہے جیسے جنگ خیبر کے موقعہ پر آپ کو زہر دینے والی یہودیہ عورت نے بھی یہی کلمے کہے تھے اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو زہر نقصان نہیں دے گا یعنی اس سے ہلاک نہیں ہوگا ورنہ بدنی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہوئی اور ہمیشہ رہی یہاں تک کہ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے وفات پائی مگر چونکہ یہ وفات آپ کی خلاف معمول معجزانہ تک میں تھی کیونکہ عادت کے مطابق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ہلاک ہوجانا چاہیے تھا جب کہ زہر دیا گیا نہ کہ کوئی سالوں کے بعد جب کہ نبوت کا مقصد پورا ہوچکا، نیز اسی گوشت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی جس میں زہر ملایا گیا تھا پس جیسے یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے ایسے ہی جادو کا واقعہ ہے۔''

ناظرین خیال فرمائیں کہ جادو کرنے والے دشمن تو اس واقعہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل بناتے ہیں اور آپ کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان اس کو نبوت کے منافی سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر ہاتھ صاف کررہے ہیں۔ انا اللہ بچ ہے۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

کہ بامن ہرچہ کردآں آشنا کرد

ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق چاہیے اور امامت وغیرہ سے ہٹا دینا چاہیے مومن کی یہ شان نہیں کہ صحیح احادیث کا انکار کرے۔ (عبداللہ امرتسری روپڑی فتاویٰ روپڑی : جلد اول، صفحہ ۱۸۵،۱۸۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 352-356

محدث فتویٰ